Regd. L. no. 5254 207

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

یوم سہ شنبہ

شرح چندہ
سالانہ چندہ ۲۰ روپے
ششماہی چندہ ۱۱ "
سہ ماہی " ۶ "
ماہوار " ۲½ "

قیمت فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۲ | ۵ اخاء ۱۳۲۷ ہش | ۲۹ ذیقعد ۱۳۶۷ھ | ۵ اکتوبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۲۶

اخبار احمدیہ

لاہور ۴ اخاء - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے - کہ حضور کی طبیعت متلی کی وجہ سے ناساز ہے - احباب دعائے صحت فرمائیں

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت کمر اور سر میں درد کی وجہ سے تاحال ناساز ہے - احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

قادیان میں احمدیوں کی واپسی کے متعلق بعض غلط افواہوں کی تردید!

مختلف ممالک کے احمدی باشندے اپنی اپنی حکومتوں کے وفادار ہیں

لاہور ۴ ، اکتوبر - حضرت امام جماعت احمدیہ کے سیکرٹری صاحب امور خارجہ نے حسب ذیل بیان اخبارات کے نام جاری کیا ہے -

کچھ عرصہ سے جماعت احمدیہ کے مقدس مرکز قادیان اور احمدیوں کی اس میں واپسی کے متعلق بعض عجیب قسم کی افواہوں کو ہوا دی جا رہی ہے اور لاہور کے بعض اخبارات نے ان افواہوں پر تبصرہ بھی کیا ہے۔ اس سلسلہ میں اصل صورت حال پر روشنی ڈالنے کے لئے مندرجہ ذیل اقتباسات شائع کئے جاتے ہیں - یہ اقتباسات اپنی تشریح آپ ہیں:

پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان کے پرائیویٹ سیکرٹری مسٹر اے وی - پائی نے اپنے خط S-4-9 مورخہ ۱۰/۱۶ ۱۸ جولائی ۱۹۴۸ء میں مسٹر ایم - اے باجوہ کے نام جو [illegible] میں جماعت احمدیہ [illegible] نمائندے ہیں، حسب ذیل سطور تحریر کیں:-

"معروف قادیانیوں کا رویہ حکومت ہند کے حق میں یقیناً معاندانہ رہا ہے ...
... کشمیر میں انڈین یونین کے خلاف لڑائی جاری رکھنے کے سلسلے میں مشہور قادیانی لیڈر علی الاعلان اپیلیں کرتے رہے ہیں کوئی شخص بھی جو کھلم کھلا معاندانہ روش پر قائم ہو یہ توقع نہیں کر سکتا کہ انڈین یونین کے کسی علاقے میں اس کی واپسی گوارا کی جائے۔"

مسٹر ایم - اے باجوہ نے ہندوستان کے وزیر اعظم کو اپنے خط مورخہ ۱۲ اگست ۱۹۴۸ء میں جواب ارسال کرتے ہوئے لکھا

"احمدی پاکستان میں بھی آباد ہیں اور اسی طرح انگلستان ، جرمنی ، ہالینڈ ، امریکہ مشرقی افریقہ اور مغربی افریقہ وغیرہ ممالک میں بھی - اگر کسی وقت ان ممالک میں سے کسی ایک کے مفادات انڈین یونین سے ٹکرانے لگیں - تو قدرتی طور پر اس ملک کے احمدی باشندوں کا رویہ انڈین یونین کے حق میں دوستانہ نہیں ہوگا - اور یہ صورت ہمارے نزدیک قطعاً قابل اعتراض نہیں ہے ..... یس اگر ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جنگ چھڑ جائے - تو پاکستانی احمدی سے یہ توقع ہرگز نہیں رکھنی چاہیئے - کہ چونکہ اس کے چند ہم مذہب قادیان میں آباد ہیں - اس لئے وہ اپنی حکومت کا وفادار نہ رہے گا"

میں امید کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا اقتباسات اس سے متعلق ہمارے رویہ اور نظریہ کو سمجھنے میں ممد ثابت ہوں گے اور اس سلسلے میں کوئی غلط فہمی باقی نہ رہے گی -

زوجیلا کے علاقے میں شدید گولہ باری

ہندوستانی فوجوں کا جانی نقصان

تراڑ کھل ۴ اکتوبر - حکومت آزاد کشمیر کے محکمہ دفاع کی طرف سے ایک تازہ اعلان میں بتایا گیا ہے - کہ زوجیلا کے علاقہ میں ہندوستانی فوجوں اور آزاد سپاہیوں کے درمیان ایک دوسرے کے خلاف گولہ باری بڑے زور و شور سے جاری ہے - اس علاقہ میں ہندوستانیوں کا جانی نقصان برابر بڑھتا جا رہا ہے - ان کی ۵۰ لاشیں ابھی تک میدان میں پڑی ہوئی ہیں - آزاد فوجوں نے اعلان کیا ہے کہ ہندوستانی سپاہی ریڈ کراس کا جھنڈا لے کر اپنی لاشیں میدان جنگ سے اٹھا سکتے ہیں راجوری کے شمال مشرق کی طرف - ہندوستانی فوجوں کے ایک حملے کو کامیابی سے روک دیا گیا ہے - پونچھ کے محاذ پر کوئی خاص تبدیلی واقع نہیں ہوئی - اوڑی اور ٹیٹوال کے علاقوں میں کہیں کہیں ہندوستانی اور آزاد دستوں میں چھوٹی چھوٹی جھڑپیں ہوئی ہیں -

سندھ کے گورنر شیخ غلام حسین ہدایت اللہ انتقال فرما گئے

کراچی ۴ ، اکتوبر - ہم نہایت افسوس کے ساتھ اپنے قارئین تک یہ خبر پہنچاتے ہیں کہ سندھ کے گورنر شیخ غلام حسین ہدایت اللہ آج تیسرے پہر اس دار فانی سے رحلت فرما گئے - آپ کا انتقال ساڑھے تین بجے گورنر کی کوٹھی پر ہوا - آپ کی نعش کو کل عیدگاہ کے میدان میں فوجی اعزاز کے ساتھ سپرد خاک کیا جائے گا - نو بجے صبح گورنر کی کوٹھی سے جنازہ اٹھے گا - آپ کی وفات کی خبر سنتے ہی آپ کے اعزہ کے ساتھ اظہار تعزیت کے لئے لوگ کثرت کے ساتھ آنے شروع ہوگئے - آنے والوں میں پاکستان کے قائم مقام گورنر جنرل خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم مسٹر لیاقت علیخان اور دیگر وزراء بھی شامل تھے - کل سے سندھ کے تمام سرکاری دفاتر دو دن تک بند رہیں گے - اور صوبہ بھر میں ۴ روز تک سرکاری طور پر سوگ منایا جائے گا - گذشتہ ماہ قائد اعظم کی خبر سن کر شیخ غلام حسین ہدایت اللہ گورنر جنرل ہاؤس تشریف لے گئے تھے اور وہاں سے واپس ہو کر اسی رات ایسے بیمار پڑے - کہ پھر کوٹھی سے باہر تشریف نہ لا سکے - بالآخر آج داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اس دار فانی سے رحلت فرما گئے - انا للہ وانا الیہ راجعون

۱۵ اکتوبر سے پرمٹ سسٹم کا نفاذ کر دیا جائیگا

کراچی ۴ ، اکتوبر - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ حکومت پاکستان نے اس مہینے کی پندرہ تاریخ سے ہندوستان سے مغربی پاکستان آنے والوں کے لئے پرمٹ سسٹم جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے - اعلان میں کہا گیا ہے - کہ چند ماہ پہلے پاکستان سے ہندوستان جانے والوں پر حکومت ہند کی طرف سے اسی قسم کی پابندیاں لگائی گئی تھیں جس کے بعد حکومت پاکستان نے بھی اسی قسم کی پابندیاں لگانے کا یہ فیصلہ کیا ہے -

بنوں کے چھ سو سرخپوشوں کی مسلم لیگ میں شمولیت

بنوں ۴ ، اکتوبر - بنوں کی سرخپوش جماعت کے چھ سو سے زیادہ اراکین نے سرخپوش جماعت سے اپنا تعلق توڑ لیا ہے - ان میں سرخپوش جماعت اور جمعیۃ العلماء کے بعض سرکردہ لیڈر بھی شامل ہیں - ان سب نے وزیر اعظم سرحد خان عبد القیوم خان کو ایک تحریری بیان بھیجا ہے جس میں انہوں نے [illegible] ہے - کہ ہم سرخپوش جماعت سے اپنی بیزاری کا اعلان کرتے ہوئے اپنی تمام تر خدمات پاکستان کو مضبوط بنانے کے لئے پیش کرتے ہیں۔

جمال الحسینی قاہرہ پہنچ گئے

قاہرہ ۴ ، اکتوبر - فلسطین کی نئی حکومت کے وزیر اعظم جمال الحسینی آج بیروت سے قاہرہ پہنچ گئے - کل انہیں عمان میں شاہ عبد اللہ کے حکم سے نظر بند کر دیا گیا تھا لیکن آپ وہاں سے بچ کر نکل آئے - آپ فلسطین کی عرب حکومت کو تسلیم کرانے کے لئے شرق اردن گئے تھے -

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی - اے ایل - ایل بی -

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی - اے ایل - ایل بی گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳۰ میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا -

ڈچ پریس میں احمدیت کا ذکر

رپورٹ کارگذاری ہالینڈ مشن بابت ماہ اگست ۱۹۴۸ء

(از مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب واقف زندگی مبلغ ہالینڈ)

ماہ زیر رپورٹ میں ہالینڈ مشن کا کام بدستور خوش اسلوبی سے جاری رہا ذیل میں مختصر رپورٹ کارگذاری درج کی جاتی ہے۔

یونیورسل کرسچن کانفرنس کے نمائندگان کو پیغام احمدیت

ماہ زیر رپورٹ میں دُنیا کے مختلف ممالک کے چرچز (churches) کے نمائندگان نے ایمسٹرڈم میں جمع ہو کر عیسائی دُنیا کو متحد کرنے اور عیسائیت کی اشاعت کے سلسلہ میں غور وخوض کرنے کے لئے ایک عظیم مشاورتی جلسہ منعقد کیا۔ جو دس روز تک جاری رہا۔ ہم نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اکناف عالم سے جمع ہونے والے ۲۰۰ نمائندگان کی خدمت میں ایک سائیکلو سٹائل خط ارسال کیا۔ جس میں انہیں اسلام اور احمدیت کی تعلیمات سے آگاہ کیا۔ خصوصیت سے توحید باری تعالےٰ۔ تمام انبیاء پر ایمان۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیبل کی پیشگوئیوں کے مطابق آمد پر زور دیا۔ آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کو پیش کیا۔ اور اس بات پر زور دیا کہ موعود اقوام عالم مذکورہ پیشگوئیوں کے مطابق عین وقت پر مبعوث ہو چکا ہے اور اس پر ایمان لانا از بس ضروری ہے۔ [illegible] کو بھی بیان کیا گیا کہ امن صلح اور آشتی صرف اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے سے ہی قائم ہو سکتی ہے اور کہ ایک سچے عیسائی کیلئے اسلام کو ماننا لابدی ہے۔

اجتماع عید الفطر

نماز عید ۷ راگست کو اپنے مکان پر ادا کی گئی۔ اس موقعہ پر شامل ہونے کے لئے پچاس احباب کو دعوت نامے بھجوائے گئے۔ بیس احباب نے شرکت کی۔ برادرم حافظ صاحب نے خطبہ میں روزوں کی فلاسفی بیان کی۔ اور احباب کو احمدیت سے روشناس کروایا۔ بعد میں احباب کی چائے اور مٹھائی سے تواضع کی گئی۔ بفضلہ تعالیٰ یہاں کے تین مشہور Daily اخبارات Nieuwe Haagsche courant اور nieuwe courant اور Haagsche Dagblad میں عید کی خبر شائع ہوئی۔ شام کو مسٹر العطاس نے ایک پرتکلف دعوت کا انتظام کیا۔ اس میں شامل ہونے والے احباب سے تبلیغی گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ اسی طرح اگلے روز ایک انڈونیشن سوسائٹی نے عید کی خوشی میں اپنے ہاں مدعو کیا۔ برادرم حافظ صاحب اور خاکسار شامل ہوئے بفضلہ تعالیٰ کئی نئے احباب سے تعارف پیدا کرنے کا موقعہ ملا۔

پاکستان ہاکی ٹیم کو ایڈریس

ماہ زیر رپورٹ پاکستان کی ہاکی ٹیم ہیگ میں ملکہ معظمہ کی سُنہری جوبلی کی خوشی میں ہالینڈ کی ہاکی کلب کی دعوت پر میچ کھیلنے کے لئے انگلینڈ سے آئی۔ ہم نے اُن کے اعزاز میں یہاں کے ایک بڑے ہوٹل Den Hout میں دعوت اور میٹنگ کا انتظام کیا۔ اس موقعہ پر اسّی کے قریب دعوت نامے جاری کئے گئے۔ بفضلہ تعالیٰ ۶۰ احباب نے شرکت کی۔ میٹنگ کی صدارت کے فرائض سابق ڈچ وزیر اعظم کے صاحبزادے مسٹر کولائن (Colijne) نے سر انجام دئے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار نے احمدیہ مشن ہالینڈ کی طرف سے ایڈریس پیش کیا۔ جس میں پاکستان کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے احباب کو احمدیت سے روشناس کرایا۔ اور اپنے یورپین مشنوں کا تفصیلاً ذکر کیا۔ بفضلہ تعالیٰ میٹنگ ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔ یہاں کے ایک مشہور اخبار Nieuwe courant نے ۱۰ اگست کی اشاعت میں ہماری اس میٹنگ کا ذکر کیا اور کارروائی مختصراً لکھی۔ برادرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

ڈچ پریس میں احمدیت کا ذکر

بفضلہ تعالےٰ ایک اور اخبار میں ہمارے مشن کے متعلق مضمون شائع ہوا۔ اخبار ZWINGLI میں ایک گزشتہ اخبار میں شائع شدہ مضمون کے جواب میں خاکسار کے ایک دوست مسٹر Rombouts کا حسب ذیل مضمون شائع ہوا۔

Hervormde Kerk کی اشاعت ۱۲ رمئی میں ایک مضمون اسلام کے خلاف شائع ہوا ہے۔ اس میں درج ہے کہ اسلام سختی اور تشدد کا حامی ہے اگر یہ درست ہے تو میں مضمون نگار سے دریافت کرونگا کہ عیسائی مشنری جو انڈونیشیا اور دوسرے عیسائی ممالک میں کامیابی سے کام کر رہے ہیں انہیں وہاں جانے کی اجازت کس طرح مل گئی یہ امر واضح ہے کہ عیسائیوں کو کام کرنے کی کھلی اجازت ہے لیکن مسلم مبلغین کے رستہ میں طرح طرح کی روکاوٹیں ڈالی جاتی ہیں۔ ایسے مضامین میری طبیعت پر ہمیشہ گراں گزرتے ہیں۔ اس مضمون کو پڑھ کر میں نے مسٹر عبداللطیف سیکرٹری مشن کو خط لکھا اور اسلام کے متعلق لٹریچر کا مطالبہ کیا۔ مجھے فوری طور پر لٹریچر بھجوایا گیا۔ میں نے یہ علم حاصل کر کے کہ اسلام توحید باری تعالےٰ کا حامی ہے بہت خوشی محسوس کی۔ قرآن کریم کی سورہ نمبر ۱۱۲ میں صاف طور پر درج ہے کہ خدا ایک ہے وہ نہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ اُس جیسا کوئی اور ہے اسی طرح قرآن کریم میں یسوع مسیح کی ابنیّت کے مسئلہ کو پوری طرح حل کیا گیا ہے اور اس طرح شرک کا قلع قمع کیا گیا ہے۔

تبلیغی ملاقاتیں

ایک روز مسٹر گاسٹ (Gaast) اور ان کی بیوی کی دعوت پر برادرم حافظ صاحب اور خاکسار انہیں ملنے کے لئے گئے۔ دونو میاں بیوی صوفی خیالات سے متاثر ہیں دو گھنٹہ تک ان سے اسلام اور احمدیت کے متعلق گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ برادرم حافظ صاحب کو ایمسٹرڈم میں ایک بڑے اجتماع میں جو کہ انڈونیشین سوسائٹی کے زیر اہتمام منعقد کیا گیا شامل ہونے کا موقعہ ملا۔ اس موقعہ پر بہت سے احباب سے تعارف پیدا کرنے کا موقعہ ملا۔ برادرم عبدالرحمان صاحب کوپی ان کے ہمراہ تھے۔ ایک روز برادرم بشیر احمد صاحب اور خاکسار مسٹر کوننگ (Koning) کے ہاں گئے اور ان سے گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ برادرم حافظ صاحب نے ایمسٹرڈم جاکر نئے احمدی بھائی برائین (Broyn) سے ملاقات کی۔ ہمارے یہ بھائی آجکل جیل میں ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ اچھے مخلص نوجوان ہیں ان کا اسلامی نام محمود رکھا گیا ہے۔ احباب ان کی رہائی کے لئے دردِ دل سے دُعا فرمادیں۔ مسٹر حسن۔ عبداللہ۔ مسٹر خالد اور سعود دین جمعہ کی نماز کیلئے گاہے بگاہے آتے رہے مسٹر العطاس سے ملاقات کے مواقع بھی ملتے رہے۔ ایک روز خاکسار کو مسٹر METZMAKER جو کہ یہاں کی مشہور پریس ایجنسی سے تعلق رکھتے ہیں سے ملاقات کا موقعہ ملا۔ ایک روز روٹرڈم سے ایک دوست Bierhuys اپنے دو دوستوں کے ہمراہ ملنے کے لئے آئے ان سے تین گھنٹہ تک گفتگو کرنے اور پیغام پہنچانے کا موقعہ ملا برادرم بشیر صاحب ایک روز ایمسٹرڈم تشریف لیگئے اور مسٹر پہل مَن (Pohlman) جو دیر سے زیر تبلیغ ہیں سے ایک گھنٹہ تک تبلیغی گفتگو کی ۱۰۰۰ (ایکہزار) ٹریکٹ بھی تقسیم کئے۔ برادرم عبدالرحمٰن صاحب کوپی نے بھی تقسیم میں حصہ لیا۔ ایک روز مسٹر ٹالنگن (Talingen) ملنے کے لئے آئے ان سے دو گھنٹہ تک برادرم بشیر صاحب نے گفتگو کی۔ برادرم خالد جو ہمارے نئے احمدی بھائی ہیں۔ دو دفعہ ملنے کے لئے آئے۔ برادرم عبدالرحمان صاحب کوپی بھی ایمسٹرڈم سے ملنے کیلئے آتے رہے۔ ایک روز برادرم حافظ صاحب اور خاکسار بمعیت برادرم چوہدری ظہور احمد صاحب ایمسٹرڈم گئے اور برادرم عبدالرحمان صاحب کوپی اور دوسرے نئے احمدی بھائی عبدالرحمان صاحب سے ملاقات کی اور تربیتی امور کے متعلق گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ اپنی اسلامی بہن ناصرہ زمرمان سے ملاقات کے اکثر مواقع ملتے رہے۔ مشن کے کاموں میں اخلاص سے حصہ لیتی ہیں۔ ان کے خاوند بھی زیر تبلیغ ہیں۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مشاورتی اجلاس

ماہ زیر رپورٹ میں دو مشاورتی اجلاس منعقد کئے گئے جن میں ہم تینوں بھائیوں نے تبلیغ کو وسعت دینے اور مشن کے کاموں کو باہمی تعاون سے چلانے کے سلسلہ میں باہمی غور وخوض کیا اور کام کو آپس میں تقسیم کر کے کامیابی سے سرانجام دینے کی کوشش کی۔ یہ اجلاس بفضلہ تعالےٰ مفید ثابت ہو رہے ہیں اور کام کو خوش اسلوبی سے جاری رکھنے میں ممد ہیں۔

متفرق

اس ماہ برادرم بشیر صاحب دو ہفتہ کیلئے جرمنی تشریف لے گئے اور ہمبرگ میں تبلیغ کے فرائض سرانجام دئے۔ برادرم چوہدری ظہور احمد صاحب دو ہفتہ کے ..... قریب ہمارے ہاں مقیم رہے ان کا قیام ہمارے لئے خوشی کا باعث رہا۔ آپ مشن کے کاموں میں بھی حصہ لیتے رہے ان کی خواہش کے مطابق ان کی یہاں کے احمدی احباب سے بھی ملاقات کروائی گئی۔ یہاں کی ایک مشہور ہفتہ وار اخبار Alsaviero کے چیف ایڈیٹر سے خاکسار کی خط وکتابت ہوتی رہی انہیں احمدیت کے متعلق ایک مفصل مضمون اشاعت کے لئے بھجوایا گیا۔ احباب دعا فرمادیں کہ یہ مضمون شائع ہو جائے اور بہتوں کی ہدایت کا موجب ہو۔ بیس کے قریب تبلیغی خطوط لکھے گئے اور کئی ایک احباب کو لٹریچر برائے مطالعہ بھجوایا گیا۔

آخر میں احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ ہماری ناچیز مساعی کو بار آور فرمائے اپنے خاص فضل تائید اور نصرت کو ہمارے شامل حال رکھے اس ملک میں احمدیت کے استحکام کے جلد از جلد سامان مہیا فرمائے اور ہم کو اپنے پیارے آقا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کے مطابق کامیابی سے کام کرنے کی توفیق عطا فرمادے اللّٰھم آمین

مبلغین کلاس کا داخلہ

مولوی فاضل کا نتیجہ شائع ہو چکا ہے مبلغین کلاس (درجہ ثالثہ جامعہ احمدیہ) کا داخلہ ۱۶ء ۱۷ اکتوبر کو ہوگا اور پڑھائی شروع ہو جائیگی مولوی فاضل پاس طلبہ کیلئے تبلیغ اسلام کی خاطر تیاری کا بہترین موقعہ ہے مستحق طلبہ کو وظائف بھی دئے جاتے ہیں۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر)

روزنامہ الفضل
۶ اکتوبر ۱۹۴۸ء

مذہب

آجکل دنیا میں بہت سے دانا لوگ مذہب کے خلاف ہو گئے ہیں۔ ان کا خیال ہے۔ کہ اختلافِ مذاہب دنیا میں باعثِ جنگ و جدل ہے۔ اور ایک مذہب کے لوگ محض اختلافِ مذہب کی وجہ سے دوسرے مذاہب والوں کو بُرا سمجھتے ہیں۔ اور ان پر ظلم و ستم کرنا اپنے مذہب کی خدمت تصور کرتے ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ازمنہ وسطیٰ میں مذہب کا جو تنگ نظریہ یورپ میں متداول تھا۔ اس نے سوچنے والے لوگوں کو مذہب سے بدظن کر دیا۔ اور ان لوگوں نے مذہبی تنازعات کی تلخیاں محسوس کر کے سرے سے مذہب کو ہی خیرباد کہہ دیا۔ اور یہ تصور کر لیا کہ مذہب ہی دراصل دنیا میں تنگ نظری کا باعث ہے اور یہی دنیا میں فتنہ و فساد کی جڑ ہے۔ اگر اس جڑ کو کاٹ دیا جائے۔ تو دنیا میں آرام ہو جائیگا

اس خیال سے یورپ نے اپنے موجودہ تعلیمی نصاب سے مذہب کو بالکل نکال دیا۔ اور سائنس اور فلسفہ کی طرف جھک گیا۔ اس نے اخلاق کی بنیاد بھی مذہب کے اصولوں سے ہٹا کر عام عقلی اصولوں پر کھڑا کرنے کی کوشش کی۔ اور محض مادی نقطۂ نظر سے معاشرتی اور تمدنی مسائل کو حل کرنا چاہا۔ لیکن تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اس لامذہبی کے نتائج ظاہر ہونے لگے اور اب دنیا محسوس کر رہی ہے۔ کہ محض مادی بنیادوں پر دنیا کا سلسلہ نہیں چل سکتا۔ اور انسان جس کے متعلق پہلے یہ خیال کیا گیا تھا کہ وہ اختلافِ مذاہب کی وجہ سے آپس میں گتھم گتھا رہتا ہے۔ اب یہ بات اچھی طرح واضح ہو چکی ہے۔ کہ لامذہبی نے اس کو اور بھی لڑاکا بنا دیا ہے۔ اور اب یہاں تک نوبت پہونچ گئی ہے۔ کہ افراد افراد کو اور اقوام اقوام کو نگل جانا چاہتی ہیں۔ مذہبی ذہنیت کی وجہ سے مہذب دنیا میں اگر پہلے کوئی باہمی چپقلش کے لئے روک بھی تھی۔ تو وہ روک دور ہو چکی ہے۔ اور انسان بے دھڑک ہو کر اپنے ہم جنس کو ملیامیٹ کر دیتا ہے۔ اور اسکی ضمیر ذرا بھر بھی اسکو ملامت نہیں کرتی۔ بلکہ روز بروز اسکو ظلم پر اکساتی ہے۔

جہاں تک حیاتِ انسانی کا تعلق ہے مغربی فلسفیوں اور سائنسدانوں نے زندگی کے ہر پہلو پر غور کیا ہے۔ اور بڑی بڑی باریکیاں پیدا کی ہیں انہوں نے مذہب کی بھی بڑی جانچ پڑتال کی ہے اور محض علمی نقطۂ نظر سے مذہب کی کنہ عقل سے معلوم کرنے کی کوششیں بھی کی ہیں۔ لیکن ان کی یہ تمام چھان بین بجائے مسائلِ حیات کو حل کرنے کے ان کو اور بھی الجھانے کا باعث ہوئی ہے۔ اور بجائے اس کے کہ حیاتِ انسانی کو خوشگوار بناتی۔ اس میں ایسی نئی نئی تلخیاں پیدا کر دی ہیں۔ کہ اب ایک عام انسان اپنی زندگی کو دوبھر محسوس کرتا ہے۔

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دنیا کے یہ دانا لوگ موجودہ مشکلات کو محسوس نہیں کر رہے۔ وہ ضرور محسوس کرتے ہیں۔ اور یہ اسی احساس کا نتیجہ ہے کہ انہوں نے بعض ایسے ادارے قائم کئے ہیں۔ جس سے دنیا کی موجودہ معاندانہ کشمکش کو قابو میں لایا جا سکے۔ اور دنیا کی اقوام میں امن و صلح کی بنیاد رکھی جا سکے۔

چنانچہ یو۔ این۔ او ان لوگوں کی اسی خواہش کا نتیجہ ہے۔ اگرچہ اس کا قیام بھی بعض اقوام کی اس خواہش کی وجہ سے ہوا ہے۔ کہ وہ اپنے نقطۂ نظر سے دنیا کی مشین کو چلائیں۔ اور جو نظریات ان اقوام نے اپنے خاص ماحول میں نشوونما دئیے ہیں۔ انہی کو تمام دنیا پر پھیلا دیا جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ یو۔ این۔ او جنگ زرگری کا ایک میدان بن کر رہ گئی ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس نے انسانی زندگی کے بنیادی اصولوں کی جانچ پڑتال کے لئے بھی محکمات متعین کئے ہیں۔ لیکن ان محکمات نے ابھی تک کوئی ایسا قابل قدر کام نہیں کیا۔ کہ جس سے دنیا کے امن و امان کی گاڑی ایک انچ بھی آگے بڑھتی ہو۔

آخر یہ ایک سوچنے والی بات ہے کہ باوجود ان دانا لوگوں کی انتہائی خواہشات کے کوئی خاطرخواہ نتیجہ کیوں برآمد نہیں ہوتا۔ جہاں تک ہم غور کرتے ہیں۔ ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ یہ لوگ صرف عقل سے ان مسائل کو حل کرنا چاہتے ہیں۔ جب وہ انسانی حقوق پر غور کرنے بیٹھتے ہیں۔ تو ان کی نگاہ صرف اس دنیا تک محدود رہتی ہے۔ اور وہ صرف ایسے اصول نکالنا چاہتے ہیں۔ جن کو وہ اپنی موجودہ مصنوعی زندگی کی مشین میں پرزوں کی طرح فٹ کر سکیں۔ لیکن باوجود اس کے کہ وہ بعض صحیح پرزے بنا بھی لیتے ہیں۔ اور ان کو فٹ بھی کر لیتے ہیں۔ مگر زندگی کی مشین پھر بھی نہیں چلتی۔ اسکی کیا وجہ ہے؟ افسوس ہے کہ ہمارے ماہرین اس بات پر غور کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اور اس لئے کسی صحیح نتیجہ پر بھی نہیں پہونچ سکتے۔ ان کی غلطی یہ ہے کہ وہ صانعِ حیات کی ہستی کو بالکل فراموش کر بیٹھے ہوئے ہیں وہ ہستی جو تمام زندگی بلکہ تمام کائنات کا حقیقی منبع ہے۔ یہ لوگ اس سے بالکل بے نیاز ہو کر ان مسائل کو حل کرنا چاہتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ازمنہ وسطیٰ میں عیسائی فرقوں کی طوائف الملوکی اور ان فرقوں کی باہمی رقابت اور ان تنگ نظر خیالات نے جو اس وقت یورپ میں پھیل رہے تھے۔ ان لوگوں کو مذہب سے اس قدر بیزار کر دیا ہوا ہے۔ کہ وہ مذہب کا نام سنتے ہی کانوں پر ہاتھ رکھ لیتے ہیں بیشک یورپ میں اس زمانے میں مذہبی تعصب اور جنون اس درجہ پر پہونچ چکا ہوا تھا۔ کہ ایک فرقہ کے پیرو دوسرے فرقے کے پیرو کو جبراً اپنے مذہب میں داخل کرنا نہائت ہی کارِ ثواب سمجھتے تھے۔ اس وقت یہ خیال عام تھا کہ کسی پر اپنا صحیح عقیدہ بالجبر ٹھونسنا درحقیقت اس دوسرے پر رحم کرنا ہے۔ اور اسکو بالجبر نجات دلانا اس کے حق میں رحمت ہے۔ اس غلط خیال سے یورپ پر جو تباہی ان دنوں میں آئی۔ اسکی یاد بھی انسان کو کپکپا دیتی ہے۔

آخر یورپ کے لوگوں کو جب ہوش آیا تو انہوں نے اس خطرناک زندگی سے الحاد کی طرف گریز ہی میں اپنی بہتری سمجھی۔ سمجھدار لوگوں کے اثر سے ریاست کو مذہب سے آزاد کیا گیا۔ اور اس آزادی کی بنیاد رکھی گئی۔ جس نے موجودہ تہذیب کی صورت اختیار کر لی ہے۔

افسوس ہے کہ اس زمانے میں خود مسلمانوں میں کچھ ایسا انتشار پیدا ہو گیا تھا۔ کہ ہمارے مبلغین نے مغرب کی طرف بالکل توجہ نہ کی۔ اسلامی تعلیم خود یونانی فلسفہ کی پیچیدگیوں میں عوام کی نظروں سے اوجھل ہو گئی تھی۔ اور ہمارے علما بجائے ٹھیٹھ اسلام کا عملی نمونہ پیش کرنے کے نظری مسائل میں الجھ کر رہ گئے تھے۔ ورنہ یہ ایسا وقت تھا کہ اگر پورے زور سے اسلام کی تعلیم مغرب میں پھیلا دی جاتی۔ اور پادریوں اور خودغرض لوگوں نے جو غلط فہمیاں اسلام کے متعلق ان اقوام کے دلوں میں جاگزیں کر دی تھیں دور کی جاتیں تو یقیناً آج مغرب کی دنیا ہی کچھ اور ہوتی۔

ہماری اس گفتگو کا مقصد صرف یہ ہے کہ اس وقت دنیا کو صحیح مذہب کی شناخت کی ضرورت ہے۔ دنیا کی موجودہ مشکلات محض اس طریقہ سے رفع نہیں ہو سکتیں۔ جس طریقے سے موجودہ مہذب دنیا اسکو حل کرنا چاہتی ہے۔ اس وقت ضرورت ہے کہ انسان کے فطری مذہب اسلام سے دنیا کو روشناس کرایا جائے۔ اور جس کمی کی وجہ سے دنیا کے مسائل حل نہیں ہوتے۔ اس کمی کو پورا کیا جائے۔

اس وقت دنیا کا کوئی مذہب موجودہ مسائل کا عملی حل پیش نہیں کر سکتا۔ آج لوگ محض خیالی باتوں میں نجات کا درخشندہ چہرہ دیکھنے سے قاصر ہیں۔ اس وقت صرف اسلام ہی ہے جو زندگی کے ہر پہلو کے لئے ایک لائحہ عمل پیش کرتا ہے جسکو عقل کی کسوٹی پر بھی پرکھا جا سکتا ہے اور جو حقیقی طور پر دنیا کو اپیل کر سکتا ہے۔

مشکل یہ ہے کہ جن کو اللہ تعالےٰ نے یہ امانت دنیا میں پھیلانے کے لئے سونپی تھی۔ وہ خود دشمن کے پیچ در پیچ جالوں میں گھرے ہوئے ہیں۔ اور جو کام ان کے سپرد کیا گیا تھا اسکو فراموش کئے ہوئے ہیں۔

اس وقت پھر موقعہ ہے کہ ہم اسلام کی فطری تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اور دنیا کے داناؤں کو ان مسائل کے حل کرنے کے وہ طریقے سکھائیں۔ جو اللہ تعالےٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہمیشہ کے لئے قرآن کریم کی صورت میں محفوظ کر دیئے ہیں۔

مسلمان اپنے اس فرض کو بھولے ہوئے ہیں۔ لیکن مسلمان اقوام کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ موجودہ جنگ زرگری کے زمانے میں ان کو کبھی سیاسی تسکین بھی اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک وہ

درخواستِ دعا

اگرچہ ہندوستانی گورنمنٹ کی رپورٹوں اور وہاں کے اخبارات میں یہ پروپیگنڈا بڑے زور شور سے کیا جا رہا ہے۔ کہ حیدرآباد ریاست میں پورے طور پر امن و امان کی بحالی کی کوشش جاری ہے مگر ہر اہلِ بصیرت پر واضح ہے کہ جو خبریں غیر جانبدار ذرائع سے آتی ہیں۔ ان سے اس بات کی تصدیق ہو رہی ہے۔ کہ اس امن و امان کی بحالی کے شور کے پردے میں دراصل مسلمانانِ حیدرآباد کی کامل تباہی کا جوش و خروش کارفرما ہے۔ اور ہر قوم پرست اور مخیر مسلمان پر رضاکار ہونے کا الزام لگا کر اسے ظلم و ستم کا تختۂ مشق بنایا جا رہا ہے۔ ان حالات میں تمام احباب جماعت اور درویشانِ قادیان سے درخواست کرتی ہوں۔ کہ وہ تمام بے گناہ اور محب وطن رضاکاروں اور عام مسلمانوں اور علی الخصوص احباب جماعت احمدیہ دکن اور میرے والدین اور سارے خاندان کے افراد کے حق میں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہر شر سے انہیں محفوظ رکھے۔ اور انہیں جلد امن کی زندگی نصیب کرے۔ فقط زینب حسن

دنیا کی ان بڑی بڑی اقوام کے دلوں سے اسلام کے متعلق وہ غلط فہمیاں نہ نکالیں گے۔ جو ان کے دل میں جاگزیں ہیں۔ بے شک موجودہ دنیا ان اقوام مذہب سے بیزار ہیں۔ اور وہ محض عقل سے دنیا کے مسائل حل کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن اسکی وجہ یہ ہے کہ حقیقی اسلام ان کے سامنے پیش ہی نہیں کیا گیا۔ وہ مذہب کے متعلق وہی بیزاری اور تنگ نظری رکھتے ہیں۔ جو از منہ وسطیٰ کی عیسائیت نے ان کی ذہنیتوں میں جاگزیں کر دی ہے۔ اور یا پھر مذہب کے متعلق جو نامکمل سائنسی تحقیقات سے انہوں نے نظریات بنا رکھے ہیں۔ ان کو یہ علم ہی نہیں ہے کہ دنیا میں ایک ایسا مذہب موجود ہے۔ جو انسانی فطرت کے عین مطابق ہے۔ اور در حقیقت جس نے انسانی حقوق کے تمام وہ اصول پیش کئے ہیں جو وہ محض عقلی گھوڑے دوڑا نے سے معلوم نہیں کر سکتے۔ ان کو یہ علم ہی نہیں ہے۔ کہ دنیا میں ایک ایسا مذہب موجود ہے جس نے یہ اصول پیش کیا ہے۔ کہ لا اکراہ فی الدین یعنی انسان اپنے عقائد میں بالکل آزاد ہے۔ اور اس کے مذہبی عقائد بدلنے کے لئے کسی قسم کا جبر روا نہیں رکھا جا سکتا۔ اور اگر ایسا کیا جائے۔ تو گویا یہ دنیا میں فتنہ و فساد کا باب کھولنے کے مترادف ہے۔ ان کو یہ علم ہی نہیں ہے۔ کہ اسلام دنیا میں فتنہ و فساد کو قتل سے بھی زیادہ بڑا جرم سمجھتا ہے۔ اور ایسی تعلیم پیش کرتا ہے۔ جس سے کوئی فرد بشر کسی دوسرے کے حقوق پر ایک انچ بھی تجاوز نہیں کر سکتا۔ ان کو یہ علم ہی نہیں ہے۔ کہ اسلام ان تمام سوالات کا جواب رکھتا ہے۔ جو زندگی کی باریک سے باریک حقیقت کے متعلق بھی کبھی کسی انسان کے دل میں پیدا ہو سکتے ہیں۔

کیا ہم مسلمانوں کا یہ فرض نہیں ہے کہ دنیا کی ان دانشمند اقوام کو اسلام کی حقیقت سے آشنا کریں۔ اگر یہ ہمارا ہی فرض ہے۔ تو ہم کیوں غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ کیوں قرآن کریم لے کر ان اقوام میں گھس نہیں جاتے۔ جیسا کہ ہمارے بزرگوں نے کیا۔ یہ انہی کی محنتوں کا ہی نتیجہ ہے کہ آج ہم دنیا میں ساٹھ کروڑ سے بھی زیادہ نظر آتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ ہم ساٹھ کروڑ اس کا پاسنگ بھی نہیں کر رہے ہیں۔ جو یہ بزرگ اپنے اپنے زمانہ میں کر گئے ہیں۔ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ اپنی بساط سے بڑھ کر اس فریضہ کو ادا کر رہی ہے۔ اور اس نے دنیا کے مختلف ملکوں میں اسلامی مشن کھولکر دکھا دیا ہے کہ کام کرنے والوں کے راستہ میں کوئی روکاوٹ حائل نہیں ہوتی۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب بخیریت لنڈن پہنچ گئے

لنڈن ۳ اکتوبر ۱۹۴۸ء۔ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مولوی فاضل مبلغ افریقہ اپنے دو بچوں کے ہمراہ سیرالیون سے پاکستان جاتے ہوئے بخیریت لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ احباب بخیریت منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالےٰ کے مقابلہ میں کسی کو معبود نہ بناؤ

”عمر کا اعتبار نہیں اس لئے ہر ایک شے پر دین کو لازم رکھو۔ زمانہ ایسا آگیا ہے۔ کہ اس سے پیشتر تو خیالی طور پر عمر کا اندازہ لگایا جاتا تھا۔ مگر اب کوئی اندازہ نہیں لگ ہو سکتا۔ ایک دانشمند کے لئے ضرور ہے کہ موت کا انتظام کرے۔ خدا تو موجود ہے۔ اس کے لئے ہی کچھ فکر چاہیئے۔ ہم اس قدر عرصہ سے اپنی برادری سے الگ ہیں۔ ہمارا کسی نے کیا بگاڑ لیا۔ جو اور کسی کا برادری بگاڑ لے گی۔ من یتوکل علی اللہ فھو حسبہ خدا کے مقابلہ پر کسی کو معبود نہ بنانا چاہیئے ایک غیر مومن کی بیمار پرسی اور ماتم پرسی تو اخلاق سے ہے۔ لیکن اس کے واسطے کسی شعائر اسلام کو بجا لانا گناہ ہے۔ مومن کا حق غیر مومن کو نہ دینا چاہیئے۔ اور نہ منافقانہ گفتگو کرنی چاہیئے۔“

(البدر ۱۷ جولائی ۱۹۰۳ء)

الفضل کی ایک ڈائری

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

الفضل کی رپورٹ مجلس عرفان مطبوعہ ۳ اکتوبر محض غلط ہے۔ (۱) میں نے سردار امر سنگھ ایڈیٹر شیر پنجاب کو ہرگز دوست نہیں کہا نہ یہ کہا کہ وہ ہمارے پاس آتے جاتے تھے۔ ساری عمر میں وہ مجھ سے دو دفعہ ملے ہیں۔ ایک اس لیکچر والے دن اور ایک تین سال پہلے (۲) نہ یہ کہا کہ حافظ صاحب آپ ہی مضمون پر آیت بتا دیا کرتے تھے۔ میں نے یہ کہا تھا کہ میں آیت کا مضمون بتا کر ان سے آیت۔ اور حوالہ پوچھتا تھا۔ (۳) نہ یہ کہا کہ حافظ رمضان بھی کچھ ملکہ رکھتے ہیں۔ میں نے حافظ رمضان صاحب سے کبھی آیات نہیں پوچھیں۔ یہ ایک اور دوست نے جو مجلس میں بیٹھے تھے کہا تھا۔ جس پر میں نے کہا تھا کہ ہو گا۔ مگر یہ بات اور ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نسبت جو فقرہ ہے وہ بھی ناشائستہ ہے۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ آپ کھایا کرتے تھے۔ بلکہ یہ کہا تھا۔ کہ آپ کے پاس بھی ہدایا آتے تھے اور آپ ان کو قبول فرماتے تھے۔ مگر یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ آپ لوگوں سے کوئی امید رکھتے تھے۔ قرآن کریم میں ہے کہ میں تم سے اپنے لئے کچھ نہیں مانگتا۔ مگر لوگ بڑے اخلاص سے آپ کو ہدایا دیتے تھے۔ اور وہ آپکے قبول کرنے کو انعام سمجھتے تھے۔

یہ موٹی موٹی غلطیاں ہیں افسوس کہ جو شخص توجہ سے سنتا ہی نہیں وہ ڈائری کیا لکھے گا مثلاً ان کو یہ بھی نہ معلوم ہو سکا کہ حافظ رمضان صاحب کے متعلق کوئی اور شخص بول رہا ہے۔ میں نہیں بول رہا۔ اس بارہ میں غلطی کا امکان کس طرح ہو سکتا ہے۔ صرف غفلت کا نتیجہ ہے ؛

۴۸/۱۰/۳

* کیونکہ دفتر محاسب چنیوٹ میں جا رہا ہے۔ ہر ایک احمدی نوٹ کرلے کہ تمام قسم کے چندوں کا روپیہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام چنیوٹ ضلع جھنگ کے پتہ سے ارسال کرنا ہے۔ اس کی تفصیل بھی ساتھ ہی لکھا کریں۔ تا روپیہ بے کار نہ رہے۔ آتے ہی داخل خزانہ ہو جائے اور رسید جاری ہو سکے خرید زمین ربوہ کا روپیہ بھی اسی پتہ سے ارسال کیا جائے۔ امانت تحریک جدید اور امانت صدر انجمن احمدیہ کا لین دین بھی دفتر محاسب اسی پتہ سے کریگا۔ چونکہ تحریک جدید کا سال قریب ختم کے آگیا ہے۔ اور صرف دو ماہ کا قلیل عرصہ رہ گیا ہے۔ اس لئے خاص طور پر ”تحریک جدید“ کے دفتر اول اور دفتر دوم کے وعدہ کرنے والے احباب اپنے وعدے جلد سے جلد ادا کر کے اپنے فرض ہی سے سبکدوش ہوں۔

نوٹ: تحریک جدید کے محکمہ مال کی تمام خط و کتابت وکیل المال تحریک جدید ربوہ ڈاکخانہ چنیوٹ ضلع جھنگ معرفت پوسٹ ماسٹر چنیوٹ کی جائے

جماعتوں کے عہدیدار اور براہ راست تحریک جدید کا چندہ ارسال کرنیوالے مجاہد فوری توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریک جدید کے مالی شعبہ کو ارشاد فرمایا ہے کہ لاہور سے وہ فوراً نئے مرکز پاکستان ربوہ میں جائے۔ اور ربوہ میں اپنا تحریک جدید کا دفتر قائم کر کے ”تحریک جدید“ کے دفتر اول کے چودھویں سال اور دفتر دوم کے سال چہارم۔ اور گذشتہ سالوں کے بقایوں کے وصول کرنے کا انتظام کرے۔ لہذا ہندوستان، پاکستان۔ اور بیرونی ممالک کی تمام جماعتوں اور ان کے عہدیداران اور براہ راست تحریک جدید کے چندے ارسال کرنے والے مجاہدین کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ”تحریک جدید کے چندے اور دوسرے تمام قسم کے چندے۔ نیز تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ کی امانتوں کا روپیہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ چنیوٹ ضلع جھنگ معرفت پوسٹ ماسٹر چنیوٹ بذریعہ بیمہ۔ منی آرڈر۔ ڈرافٹ۔ چیک۔ پوسٹل آرڈرز ارسال کیا جائے۔ اس اعلان کے بعد محاسب صاحب لاہور کے نام کوئی روپیہ ارسال نہ کیا جائے ؛

فلسطین

(از مکرم چوہدری محمد شریف صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ حیفا (فلسطین)

اللہ تعالےٰ کی مشیت ہے۔ کہ گذشتہ تیس۳۰ سال سے انگریزوں نے فلسطین پر قبضہ کر رکھا تھا اور فلسطین کو مشرق وسطیٰ میں آئندہ لڑائیوں کے لئے بطور قلعہ کے تعمیر کیا تھا عین انہی دنوں جب کہ ہندوستان کی آزادی اور اسکی تقسیم کا فیصلہ ہو رہا تھا۔ فلسطین میں یو۔ این۔ او (U.N.O) کی ایک تحقیقاتی (ماہ جون ۱۹۴۷ء) کمیٹی کام کر رہی تھی۔ اس کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں جو گذشتہ اکتوبر میں مجلس اقوام متحدہ میں زیر بحث آئی۔ یہ مشورہ دیا۔ کہ فلسطین کو تقسیم کر دیا جائے۔ ایک حصہ یہودیوں کو دے دیا جائے۔ اور ایک حصہ عربوں کو اور انگریز فلسطین سے تشریف لے جائیں گورنمنٹ برطانیہ اس روز تک یہی اعلان کرتی رہی تھی۔ کہ جس فیصلہ پر عرب اور یہود رضامند ہونگے۔ ہم صرف وہی قبول کرینگے (بشرطیکہ یہ فیصلہ ان کے انتداب کے خلاف نہ ہو) مگر یو۔ این۔ او میں انگریزوں نے چپ سادھ لی۔ نتیجہ جو نکلا۔ وہ ظاہر ہے کہ یو۔ این۔ او نے فلسطین کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا اور فیصلہ کر دیا کہ مغربی فلسطین میں یہودیوں کی مستقل حکومت قائم کر دی جائے مشرقی فلسطین میں عربوں کی مستقل حکومت قائم ہو جائے اور بیت المقدس یو۔ این۔ او کے قبضہ میں کر دیا جائے اور اس میں یو۔ این۔ او کی حکومت قائم ہو جائے اور یہ تینوں مستقل حکومتیں اگست ۱۹۴۸ء تک معرض وجود میں آجائیں اور انگریزوں کو ہمیشہ کے لئے فلسطین سے رخصت کر دیا جائے۔

اس غیر معمولی فیصلہ کے بعد انگریزوں نے اعلان کر دیا۔ کہ وہ ۱۵ مئی ۱۹۴۸ء کو فلسطین سے اپنی حکومت کا خاتمہ کر دیں گے اور ۱۵ اگست ۱۹۴۸ء تک تمام انگریزی فوجیں فلسطین سے نکل جائینگی۔

اللہ تعالےٰ کی تقدیر نے ایسے طور پر کام کیا۔ کہ یہودیوں نے اس فیصلہ کو منظور کر لیا۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی اعلان کرنے لگے۔ کہ بیت المقدس یہودی حکومت سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ فلسطین کے عربوں اور اسلامی دنیا نے ازسر ہی اس فیصلہ کو غلط سمجھا اور اس غیر منصفانہ فیصلہ کو بری طرح ٹھکرا دیا

چونکہ یہودی بیت المقدس کو اپنی حکومت میں شامل کرنے کا اعلان کر رہے تھے۔ اسلئے اس فیصلہ کے یو۔ این۔ او کے بند کمروں سے باہر نکلتے ہی بیت المقدس میں پہلی گولی چل گئی۔ اور پھر سارے فلسطین میں یہ آگ بھڑک اٹھی۔ مگر بیت المقدس کا تو بہت ہی برا حال ہوا اور ہو رہا ہے۔ عربوں نے گذشتہ ماہ دسمبر ہی سے بیت المقدس کا محاصرہ کر رکھا ہے۔ کہ اگر موجودہ عارضی صلح نہ ہوتی۔ اور سیکیورٹی کونسل اور اسکے وسیط (Mediator) اور اسکے رفیقوں (Assistants) کی نوازشیں یہود کے شامل حال نہ ہوتیں۔ تو بیت المقدس کے رہنے والے بھوکے اور پیاسے ہی مر جاتے۔ بجلی اور تار اور ڈاک و ریل اور اخبارات اور مدارس کے مدتوں سے منقطع ہو جانے کا تو ذکر ہی کیا

۱۴ مئی کی رات کو لارڈ الن کننگھم آخری برطانوی ہائی کمشنر فلسطین نے بیت المقدس چھوڑنے سے تین گھنٹے پہلے اپنا آخری پیغام براڈ کاسٹ کیا۔ ان کی آواز بوڑھے شیر کی طرح جسکے منہ میں دانت نہ ہوں بھرائی ہوئی تھی اور خون کے آنسو رلانے والی تھی لارڈ الن کننگھم کو بیت المقدس سے کوئی الوداع کہنے والا نہ تھا۔ آپ بذریعہ ہوائی جہاز رات کے وقت بیت المقدس سے نکلے اور رات ہی کو حیفا سے بعد حسرت روانہ ہو گئے۔ اور اسی رات تمام کے تمام انگریز جن کی تعداد سپاہیوں وغیرہ کو ملا کر دو سو کے قریب تھی بیت المقدس چھوڑ گئے۔ یا چھوڑ دینے پر مجبور ہو گئے!

انگریزی فوج کو یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ فلسطین سے ۱۵ مئی کے بعد نکلنا بغیر کافی جانی نقصان برداشت کرنے کے ممکن نہیں۔ اسلئے انہیں یہودیوں کی نوازش مطلوب تھی ورنہ ان سے بھی اور عربوں سے دونوں طرف سے اپنے کاموں کی نقد جزا اور آخری بدلہ بھگتنا پڑیگا اسلئے انگریزی فوج نے یہودیوں کی نوازش اس طرح حاصل کی کہ انتداب (اپنی حکومت) کے ختم ہونے سے دو ہفتہ پیشتر ہی حیفا یہودیوں کے قبضہ میں دیا۔ پھر چار ہفتے کے لئے سیکیورٹی کونسل کے ذریعہ لڑائی عارضی طور پر بند کروا دی۔ لیکن باوجود اسقدر گرانقدر عطیہ کے بھی حکومت برطانیہ اسبات کو قبول نہیں کر سکتی۔ کہ باوجود ۱۵ اگست کو نکلنے کا اعلان پر اعلان کرنے کے انگریزی فوج کو جون میں ہی فلسطین سے نکلنا پڑا! اور افسوس پر افسوس یہ کہ حیفا میں بھی انکو کوئی الوداع کہنے والا نہیں تھا اور اس وقت تو فلسطین میں (بیت المقدس کا تو ذکر ہی کیا) چند انگریز رہ گئے ہیں۔ اور ان کی جان ہر روز سولی پر چڑھتی ہے۔ اور ان بیچاروں کا تو کیا ذکر برٹش قنصل جنرل مقیم بیت المقدس (جو عربی حصہ بیت المقدس میں پناہ گزیں ہیں) کی بھی گذشتہ ماہ یہودی چھوکروں نے "پگڑی اچھال" دی۔ ان کی موٹر کار کو توڑ پھوڑ دیا اور یونین جیک ان کی آنکھوں کے سامنے برسر بازار پاؤں تلے روندا گیا!

اگر بیت المقدس پر ایک نظر اور ڈالی جائے۔ تو یہ حقیقت اور بھی منکشف ہو جاتی ہے۔ بیت المقدس کے متعلق انگریزوں اور ان کے ساہوکاروں (امریکن) نے پوری کوشش کی۔ کہ برباد نہ ہو۔ یو۔ این۔ او کی سیکیورٹی کونسل اور اسکے وسیط اور اسکے سیکرٹریوں (امریکن، فرانسیسی، بلجیئن) جرنیل جو آجکل وہاں کے نام سے نامزد کئے جاتے ہیں۔ ایک ہی مقصد کے لئے فلسطین میں کام کر رہے ہیں اور وہ یہ کہ کسی طرح فلسطین کے مغربی حصہ میں (جو ساحل سمندر پر واقع ہے) اور یورپین اقوام کے لئے مفید ہے، یہودیوں کی حکومت قائم ہو جائے اور بیت المقدس یو۔ این۔ او کے ہاتھ سے نکل جائے کیونکہ اس میں یو۔ این۔ او کی بے عزتی ہے اور کس طرح وہاں لڑائی نہ ہو۔

مگر ان سب کی کوششیں آج تک ناکام ہیں سب سے زیادہ لڑائی بیت المقدس میں ہی ہوئی ہے۔ اور آج تک ہو رہی ہے اور رکنے میں نہیں آتی۔ کینسۃ القیامت اور مسجد اقصےٰ پر بھی یہودیوں نے بم گرائے اور فائر کئے ہیں۔ اور نئے بیت المقدس کا کوئی ایک محلہ بھی نہیں۔ بلکہ مرکزی قدیم شہر کا بھی کوئی حصہ نہیں۔ جس کے متعلق کوئی یہ کہہ سکے کہ وہاں لڑائی کی آگ نہیں پہنچی۔ اور کھانے کی اشیاء تو دوسری بات ہے اور اس طرح انگریزوں کا مقدس مذہبی مرکز وہ باتیں مشاہدہ کر رہا ہے۔ جو گذشتہ سال قادیان نے ان کی بے انصافی کیوجہ سے ہنود کے ذریعہ مشاہدہ کیں۔

ماہ جون ۱۹۴۸ء کے شروع میں آجکل کی مہربانیوں سے ناصرۃ بھی یہودیوں کے قبضہ میں آگیا۔ اور وہاں بھی وہ قیامت خیز لڑائی ہوئی۔ جس کے دھماکے حیفا میں بیس۲۰ میل کے فاصلہ پر سنے جاتے تھے۔ اور وہاں کے لوگوں کا جو حال ہوا۔ ان کے ذکر کی یہاں گنجائش نہیں۔

دفتر نظارت بیت المال لاہور سے ربوہ میں منتقل ہو چکا ہے۔ آئندہ ناظر بیت المال کے ساتھ خط و کتابت اس پتہ پر کی جائے:۔ ربوہ معرفت پوسٹ ماسٹر چنیوٹ ضلع جھنگ (نظارت بیت المال)

مسجد احمدیہ احمد نگر ضلع جھنگ کی بنیاد

احمد نگر ضلع جھنگ میں قادیان و اطراف قادیان کے متعدد احمدی احباب ہجرت کر کے آباد ہوئے۔ غوث گڑھ وغیرہ کی جماعتوں کے بیشتر احباب بھی اسجگہ آباد ہیں ان سب کے لئے ایک وسیع احمدیہ مسجد کی ضرورت تھی۔ احمد نگر میں پہلے کوئی احمدیہ مسجد نہ تھی۔ احباب جماعت نے باہمی مشورہ سے مسجد بنانے کا فیصلہ کیا۔ اور سب نے ملکر بننے والی مسجد کی جگہ کو اپنے ہاتھوں سے صاف کیا اور مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۴۸ء بروز جمعۃ المبارک نماز جمعہ کے بعد احباب جماعت کی موجودگی میں عاجز نے دعا کرتے ہوئے اس مسجد کی بنیادی اینٹ رکھی۔ بعد ازاں تمام مجمع سمیت ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی گئی اور حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ اللہ تعالےٰ اس مسجد کو قبول فرمائے۔ اور اسے جلد مکمل کرنے کی توفیق بخشے اور اسے ہمیشہ اپنے پاک ذکر کا مرکز بنائے رکھے آمین یارب العٰلمین

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ احمد نگر)

مولوی فاضل جو اس سال کامیاب ہوئے ہیں

ماہ جون ۱۹۴۸ء میں مولوی فاضل کا جو امتحان ہوا تھا اس میں جامعہ احمدیہ کے مندرجہ ذیل بارہ اصحاب کامیاب ہوئے ہیں یونیورسٹی کی طرف سے انکے حاصل کردہ نمبروں کا بعد ازاں اعلان ہو گا اول نمبر ۲۲ کا نتیجہ بعد میں شائع ہو گا۔ کامیاب طلباء یہ ہیں۔

(۱) مرزا محمد لطیف صاحب اکبر   (۲) مولوی محمد ایوب صاحب صابر   (۳) مولوی محمد صالح صاحب نور
(۴) مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سلیم   (۵) سید منیر احمد صاحب باہری   (۶) " محمد اسمٰعیل صاحب منیر
(۷) مولوی نظام الدین صاحب مہجوری   (۸) قریشی فیروز محی الدین صاحب   (۹) " محمد حسین صاحب حامد
(۱۰) چوہدری عبدالحمید صاحب   (۱۱) مولوی محمد یونس صاحب   (۱۲) شیخ محمد عبداللہ صاحب پاشا

اللہ تعالےٰ انہیں یہ کامیابی مبارک کرے اور آئندہ دینی خدمات کا پیش خیمہ بنا دے۔ اللھم آمین

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

وصایا

منظوری سے قبل وصایا اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر ان کے متعلق کسی کو اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر وصیت مع تاریخ تحریر	نام مع پتہ	خلاصہ مضمون وصیت	نام گواہان
۱۰۷۸۴ ۷ ۵/۴۸	محمد الدین صاحب ولد جھنڈا صاحب ساکن ملوسو برسنگھ ضلع سیالکوٹ	آمد ماہوار مبلغ دس روپے۔ اور متروکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتے ہیں۔	۱ چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا ۲۔ مہر الدین صاحب ولد رحیم بخش صاحب۔
۱۰۷۸۵ ۷ ۵/۴۸	محمد شریف صاحب ولد اللہ بخش صاحب ساکن قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ	مکان سکونتی قادیان ماہوار آمد مبلغ ۳۰ روپے اور ترکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتے ہیں۔	۱۔ چوہدری خورشید احمد صاحب انسپکٹر وصایا۔ ۲۔ ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب
۱۰۷۸۶ ۶ ۶/۴۸	ممتاز بیگم صاحبہ زوجہ عبد الغنی صاحب ساکن قادیان حال لاہور	کانٹے طلائی قیمتی ۱۱۰ روپے سندی طلائی قیمتی ۱۹۲/۸/۰ روپے انگوٹھی طلائی ۶-۰-۳۶۔ مہر بذمہ خاوند ۵۰۰ روپے ماہوار آمد مبلغ ۵ روپے۔ اور ترکہ ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہیں۔	۱۔ عطاء اللہ صاحب قریشی بیت المال ۲۔ عبد الغنی صاحب قریشی لاہور
۱۰۷۸۷ ۳ ۲/۴۸	محمد الدین صاحب ولد حسن محمد صاحب ساکن رتن باغ لاہور	ماہوار آمد مبلغ دس روپے۔ اور مبلغ ۲۵۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتے ہیں۔	۱ جلال الدین صاحب ۲۔ ڈاکٹر محمد منیر صاحب لاہور۔
۱۰۷۹۱ ۲۲ ۲/۴۸	محمد ناظم خانصاحب ولد عبد الحمید خانصاحب ساکن نیروبی (افریقہ)	ماہوار آمد مبلغ ۳۰۰/۰ شلنگ اور متروکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتے ہیں	۱۔ نور الحق صاحب انور ۲۔ محمد عارف صاحب عثمٰی نیروبی۔
۱۰۷۹۲ ۲۸ ۵/۴۸	محمد ابراہیم صاحب ولد امام الدین صاحب ساکن ننگل ضلع گورداسپور۔	اراضی تین کنال قیمتی ۱۰۰۰ روپے کے تیسرے حصہ کے مالک ہیں۔ اور موجودہ آمد ماہوار مبلغ ۵۰/۰ روپے۔ اور متروکہ تینوں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتے ہیں۔	۱۔ خورشید احمد صاحب انسپکٹر وصایا ۲۔ صوبیدار عطاء اللہ خانصاحب۔
۱۰۷۹۳ ۴ ۶/۴۸	نعیمہ بیگم صاحبہ زوجہ بی۔ ڈی۔ تاثیر ساکن جھنگ	مہر مبلغ ۲۰۰۰ روپے بذمہ خاوند زیور قیمتی ۳۰۰ روپے اور جیب خرچ مبلغ ۴۵ روپے ماہوار۔ اور متروکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہیں۔	۱۔ بی۔ ڈی۔ تاثیر صاحب جھنگ شہر ۲۔ پیر خلیل احمد صاحب والد موصیہ
۱۰۷۹۴ ۲۶ ۵/۴۸	وزیر علی صاحب ولد کرامت علی صاحب مرحوم ساکن شاہباز پور ڈاکخانہ ناصر آباد۔ ضلع پیٹرہ (مشرقی بنگال)	ایک مکان قیمتی ۱۰۰۰ روپے اور ماہوار آمد مبلغ ۷۵ روپے اور متروکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتے ہیں	۱۔ سید سعید احمد صاحب انسپکٹر بیت المال ۲۔ عبد الحق صاحب محرر امور عامہ قادیان۔
۱۰۸۰۲ ۱۴ ۶/۴۸	محمد رمضان ولد محمد بخش ساکن سعدو کی ڈاکخانہ چھور انوال ضلع گوجرانوالہ	زمین ۹ بیگھہ قیمتی ۱۸۰۰/ روپے اور ماہوار آمد مبلغ ۵۰ روپے اور متروکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتے ہیں	۱۔ ملک محمد بشیر صاحب آف لالہ موسیٰ ۲۔ محمود احمد صاحب واقف زندگی۔
۱۰۸۰۶ ۷ ۶/۴۸	منشی عبد الحق صاحب ولد چوہدری اللہ دتہ صاحب موضع سٹھیالی ضلع گورداسپور۔ درویش قادیان	تین گھماؤں اراضی قیمتی ۳۰۰۰ روپے مکان آٹھ مرلہ ۳۰۰/ روپے۔ ایک مکان قیمتی ۷۰۰ روپے سیونگ بنک میں ۱۰۵۰ روپے اور متروکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتے ہیں۔	۱۔ محمود احمد صاحب عارف قادیان ۲۔ ملک صلاح الدین صاحب قادیان
۱۰۸۱۴ ۵ ۷/۴۸	وزیر بیگم زوجہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب سیالکوٹ	زیور قیمتی ۱۲۰۰ روپے حق مہر ۵۰۰ روپے اور متروکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہیں	۱ بشیر احمد صاحب خاوند موصیہ ۲۔ جلال الدین صاحب لاہور
۱۰۸۳۳ ۸ ۶/۴۸	امۃ العزیز صاحبہ زوجہ عبد الکریم صاحب قادیان حال راولپنڈی	زیور طلائی قیمتی ۱۰۰۳/۱۲ روپے مہر ۳۰۰۰ روپے اور متروکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہیں	۱۔ عبد الکریم صاحب عثمٰی خاوند موصیہ (۲) بشیر احمد صاحب عثمٰی قادیان۔
۱۰۸۳۴ ۱ ۶/۴۸	ظہور احمد صاحب ولد فتح الدین صاحب ساکن شیخ پور ضلع گجرات	اراضی چھ بیگھہ قیمتی ۱۴۰۰ روپے اور ماہوار آمد مبلغ ۵۰/ روپے اور متروکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتے ہیں۔	(۱) محمود احمد صاحب عارف قادیان (۲) ملک بشیر احمد صاحب موصی ۱۰۷۵۶
۱۰۸۳۵ ۷ ۶/۴۸	محمد ابراہیم ولد میاں فضل کریم صاحب ساکن گوجرانوالہ	ایک مکان پختہ قیمتی ۳۵۰۰ روپے جس میں نصف ان کا ہے۔ اس کے اور آمد ماہوار غیر معین کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتے ہیں	۱ محمود احمد صاحب عارف قادیان (۲) ملک صلاح الدین صاحب قادیان
۱۰۸۳۶ ۲۵ ۶/۴۸	فاطمہ بی بی زوجہ چوہدری کرم الٰہی صاحب ساکن کرم پورہ ڈاکخانہ وار برٹن ضلع شیخوپورہ	جائداد قیمتی ۹۰۰ روپے۔ اور متروکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہیں	۱۔ سرور محمد ولد چوہدری کرم الٰہی صاحب (۲) سید لال شاہ صاحب ساکن کرم پورہ
۱۰۸۳۷ ۵ ۶/۴۸	سعیدہ بیگم صاحبہ زوجہ غلام باری صاحب۔ واقف زندگی رام نگر لاہور	طلائی کانٹے ۷ ماشہ۔ انگوٹھی ۳ ماشہ طلائی کلپ ۷ ماشہ۔ اور حق مہر مبلغ ۵۰۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہیں۔	۱۔ غلام باری واقف زندگی خاوند موصیہ (۲) محمد شریف صاحب خالد واقف زندگی
۱۰۸۳۸ ۳ ۶/۴۸	صغریٰ بیگم صاحبہ زوجہ فضل الرحمٰن صاحب ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ	زیورات طلائی قیمتی ۱۱۰۰ روپے۔ برتن قیمتی ۲۰۰ روپے۔ مہر ۱۰۰۰ روپے۔ اور متروکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہیں۔	۱۔ شریف احمد صاحب ۲۔ فضل الرحمٰن صاحب خاوند موصیہ
۱۰۸۳۹ ۱۴ ۶/۴۸	فضل بی بی زوجہ خدا بخش صاحب قادیان حال لاہور	ایک عدد مشین قیمتی ۱۰۰ روپے ماہوار آمد ۵ روپے اور متروکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہیں۔	۱ خدا بخش صاحب خاوند موصیہ (۲) مریم بیگم اہلیہ حافظ روشن دین صاحب
۱۰۸۴۰ ۱۶ ۶/۴۸	امۃ الوہاب بنت خدا بخش صاحب قادیان حال لاہور	ماہوار جیب خرچ مبلغ اڑھائی روپے اور متروکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہیں	(۱) امۃ الرحمٰن صاحبہ (۲) مریم بیگم صاحبہ اہلیہ روشن دین صاحب
۱۰۸۴۱ ۱۳ ۶/۴۸	صالحہ نسیم زوجہ چوہدری عبد القادر صاحب قادیان حال لاہور	مہر ۱۰۰۰ روپے سنگر مشین ایک عدد قیمتی ۱۰۰/ روپے انگوٹھی طلائی قیمتی ۲۰ روپے اور نقد مبلغ ۸۰ روپے اور متروکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہیں۔	۱۔ چراغ الدین والد موصیہ (۲) عبد القادر صاحب خاوند موصیہ
۱۰۸۴۲ ۸-۶-۴۸	سلیمہ بیگم بنت معراج الدین صاحب لاہور	سنگر مشین قیمتی ۶۰ روپے۔ زیور طلائی ۱۰۰ روپے اور متروکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہیں۔	۱۔ عنایت بیگم صاحبہ زوجہ نذر محمد صاحب (۲) بختاور بنت معراج الدین ہمشیرہ موصیہ۔
۱۰۸۴۳ ۸ ۶/۴۸	سرفراز بیگم صاحبہ زوجہ جلال الدین صاحب ٹی آئی کالج لاہور حال سیالکوٹ	زیورات اور حق مہر جس کا مجموعہ ۱۲۰۹ روپے ہے۔ اور متروکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہیں۔	۱۔ جلال الدین صاحب خاوند موصیہ (۲) بشیر محمد صاحب موصی ۲۸۶۲
۱۰۸۴۴ ۶ ۵/۴۸	غلام رسول صاحب ولد چوہدری سردار خانصاحب ساکن چک ۱۱۹/۱۲ ایل ہاولپور اسٹیٹ حال درویش قادیان	آمد از جائداد و وظیفہ مبلغ پانچ روپے۔ اور متروکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتے ہیں۔	۱۔ چوہدری شاہ محمد صاحب چک ۹ ۲۔ بشیر احمد صاحب ولد محمد حیات صاحب
۱۰۸۵۴ ۱۳ ۶/۴۸	امۃ الکریم ولد ڈاکٹر غلام علی صاحب ساکن لاہور	جیب خرچ مبلغ ۲/۸ روپے اور متروکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہیں۔	۱۔ عبد الکریم صاحب موصی ۹۹۹۶
۱۰۸۵۵ ۸ ۶/۴۸	رضیہ صادق ولد مفتی محمد صادق صاحب قادیان حال لاہور	جیب خرچ مبلغ ۴/۸/۱ روپے اور متروکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہیں	۱۔ نذیر بیگم اہلیہ عبد الرحمٰن صاحب (۲) محمد احمد صاحب حال لاہور

اخراج از جماعت و مقاطعہ

عبد الکریم صاحب حجام سکنہ تر گڑی ضلع گوجرانوالہ کو ان کی طرف سے پیش کش ہونے پر قادیان بھجوایا گیا تھا۔ اور حجامت بنانے کے بعض آلات بھی خرید کر دیئے گئے تھے مگر وہ بلا اطلاع و اجازت کسی اپنے سکھ دوست کے ساتھ پاکستان بھاگ آئے ہیں۔ ان کی اس حرکت پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ان کو اخراج از جماعت اور مقاطعہ کی سزا دی جاتی ہے۔ کسی احمدی کو ان سے سلام و کلام کی اجازت نہیں ہے۔ ناظر امور عامہ جودھامل بلڈنگ لاہور

شمالی چین کی فوجی حالت نازک ہوگئی

پیکنگ ۲ اکتوبر۔ یہاں اچانک جنرل چیانگ کائی شیک کی بذریعہ ہوائی جہاز آمد کی وجہ سے شمالی چین کی نازک فوجی حالت کو اہمیت دی جا رہی ہے۔ ان کے ہمراہ چین کی بحری فوج کے کمانڈر انچیف بھی آئے ہیں۔ آتے ہی وہ اعلےٰ فوجی افسروں سے ملاقات میں مصروف ہو گئے۔

چن چاؤ کے نیشنلسٹ ہوائی اڈے کے پاس لڑائی بہر زور سے شروع ہو گئی ہے نیشنلسٹ ٹاٹونگ کوئی سوئی اور پاؤ ٹاؤ کے شہروں کے ارد گرد تمام ضروری اشیاء کو تباہ کرنے کی پالیسی پر عمل کر رہے ہیں۔ یہ تمام شہر پیکنگ اور سوئی عر جان ریلوے لائن پر واقع ہیں اس جگہ پر بھی اشتراکیوں کا ایک اور حملہ شروع ہو گیا ہے۔ تین شہر بالکل علیحدہ کر دئیے گئے ہیں۔ حکومت کے ہوائی جہاز چینگنگ سے روزانہ ہوائی حملوں کے لئے روانہ ہوتے ہیں۔ اگر پیکنگ سیا کے گورنر نے اپنے ہاں دستم سوار دستے روانہ کئے تو پاؤ ٹاؤ کی حالت بہت ہی خراب ہو جائے گی۔ (اسٹار)

مغربی ممالک کے درمیان دفاعی معاہدہ

لنڈن ۲ اکتوبر۔ فرانس برطانیہ۔ کنیڈا اور امریکہ اور یورپ کے دیگر مغربی ممالک کے درمیان مشترکہ فوجی دفاع کے متعلق مذاکرات ہوئے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ناروے اور ڈنمارک کو بھی بعد ازاں اس معاہدے میں شمولیت کی دعوت دی جائے گی۔ معاہدے میں منطقی دفاع شامل ہوگا۔ اور یہ معاہدہ اقوام متحدہ کے دستور کے اندر رہے گا۔

معاہدے پر دستخط کرنے والے ممالک حملے کی صورت میں ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔ (اسٹار)

پس ماندہ اقوام کے لئے وظائف

ڈھاکہ ۲ اکتوبر۔ پس ماندہ اقوام کی تعلیمی ترقی کی نگران کمیٹی کا اجلاس پاکستان حکومت کے وزیر قانون اور لیبر مسٹر جگندر ناتھ منڈل کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ کمیٹی نے پسماندہ اقوام کے طلباء کو ۸۹ وظائف دینے کی سفارش کی ہے۔ کمیٹی ڈھاکہ یونیورسٹی سے درخواست کرے گی کہ وہ ایک طالب علم پٹ سن کی صنعت کی تعلیم میں اور زراعت کی تعلیم کیلئے۔ ایک ہوائی جہازوں کی تعلیم کیلئے۔ ایک محکمہ جنگلات کی تعلیم کیلئے۔ دو حساب کتاب کیلئے دو تعلیم کی ڈگری کے لئے۔ اور پانچ کپڑا بننے کی تعلیم حاصل کرنے کیلئے داخل کرے۔ (اسٹار)

مشرق قریب کے بلاک کی تشکیل

"یہ قطعی طور پر قیاسی ہے" ـــــ ظفر اللہ خان

پیرس ۲ اکتوبر۔ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان نے ایک اسٹار سے انٹرویو میں کہا۔ کہ انہیں ملزو بس کی مخالفت میں مشرق قریب کے مجوزہ بلاک کی بابت کوئی علم نہیں ہے۔ اس بلاک کی تشکیل کے متعلق ایک خبر رساں ایجنسی نے اعلان کیا تھا۔ جو یہ خبر کل کے اخباروں میں شائع ہوئی تھی۔ اطلاع میں بتایا گیا تھا۔ کہ پاکستان بھی اس بلاک میں شامل ہوگا۔

اس خبر میں کہا گیا تھا۔ کہ یونان کے وزیر خارجہ ایم زالداریس اور مصری وزیر خارجہ پاشا نے روس کے خلاف ایک بلاک کی تشکیل کے متعلق گفت و شنید کی تھی۔ اور یہ بلاک افغانستان۔ مصر۔ حبش۔ یونان۔ ایران۔ عراق۔ ترکی۔ یمن۔ لبنان۔ پاکستان۔ سعودی عرب اور شام پر مشتمل ہوگا۔

چوہدری سر ظفر اللہ خان نے کہا "مجھے اس کے متعلق کچھ بھی علم نہیں ہے۔ اس سلسلے میں یونانی وزیر خارجہ نے مجھ سے ایک دفعہ بھی نہیں کہا۔ جہاں تک مجھے علم ہے یہ بلاک محض قیاس ہے"

اسٹار کو عراق۔ شام۔ لبنان۔ افغانستان اور یمن کے نمائندوں سے معلوم ہوا۔ کہ وہ اسی طرح لاعلم ہیں پھر بھی اس اطلاع میں صداقت کا ایک عنصر موجود ہے۔ اور وہ یہ کہ زالداریس کے دماغ میں یہ خیال کچھ عرصے سے گھوم رہا ہے اور جب ترکی وزیر خارجہ ایم صادق کچھ عرصہ قبیل مارشل کی امداد کے سلسلہ میں پیرس کانفرنس میں شریک ہونے یہاں آنے تھے۔ تو انہوں نے ترکی وزیر خارجہ سے اس کا ذکر چھیڑا تھا۔ (اسٹار)

اقوام متحدہ سے حافہ کے رئیس بلدیہ کا احتجاج

قاہرہ ۲ اکتوبر۔ کاؤنٹ برناڈوٹ کی رپورٹ شائع ہونے کے بعد حافہ کے رئیس بلدیہ ڈاکٹر یوسف ہیکل نے سیکرٹری جنرل مجلس تحفظ کے صدر اور برطانوی اور امریکی وزراء خارجہ کو ایک برقیہ روانہ کیا ہے۔ جس میں انہوں نے کہا ہے کہ عرب اپنے ملک کے کسی حصہ میں یہودی حکومت کے قیام کو منظور نہیں کر سکتے۔ حافہ کے رئیس بلدیہ کی حیثیت سے میں یہ دیکھ کر متعجب رہ گیا۔ کہ اس شہر کو جو فلسطین میں سب سے بڑا شہر ہے آنجہانی برناڈوٹ کی رپورٹ میں نواحی قصبات کے ساتھ یہودی علاقہ میں شامل کر دیا گیا ہے میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ عربوں کو یہودیوں کے زیر حکومت نہ رکھا جائے (اسٹار)

اقوام متحدہ کے مبصرین فلسطین سے واپس آنا چاہتے ہیں

بیت المقدس ۲ اکتوبر۔ یہودیوں نے اقوام متحدہ کے مبصرین کے راستہ میں دن بدن زیادہ روکاوٹیں پیدا کر دی ہیں۔ اس لئے وہ نا امیدی کا اظہار کر رہے ہیں ان کا خیال ہے۔ کہ ایسی حالت میں وہ اپنا کام آسانی کے ساتھ نہیں کر سکتے۔ چار امریکی مبصرین نے اپنی حکومت کو بتایا ہے۔ کہ وہ واشنگٹن واپس آنا چاہتے ہیں۔ چند ایک سویڈن کے مبصرین نے استعفیٰ دینے کی دھمکی دی ہے۔

فرانس کے بعض مبصرین نے کاؤنٹ برناڈوٹ کے قتل کے متعلق جو رویہ اختیار کیا ہوا ہے اس کے خلاف احتجاج کے طور پر انہوں نے اپنے استعفے دے دئیے ہیں۔ (اسٹار)

برما کی چاول کی برآمد میں کمی نہ ہوگی

رنگون ۲ اکتوبر۔ حکومت برما نے سرکاری طور پر یہاں اعلان کیا ہے کہ سال دوران کے لئے چاول کی برآمد کا جو کوٹہ مقرر کیا گیا ہے۔ وہ اس کی برآمد میں ناکام نہیں رہے گی۔

ماہ اکتوبر کے دوران میں رنگون باسین۔ اکیاب اور مولمین (یہ چاروں بڑی بندرگاہیں ہر دو دوں کی گڑبڑ سے پاک ہو گئی ہیں۔ اور کلی طور پر حکومت کے قبضہ میں ہیں) سے ۷۳ ہزار ٹن چاول برآمد کیا جائے گا۔ اور نومبر اور دسمبر میں ۷ ہزار ٹن چاول کی برآمد ہوگی۔ اس طرح مقرر شدہ کوٹہ برآمد ہو جائیگا۔ (اسٹار)

نسخ رسم الخط رائج کرنیکے فیصلے کی تعریف

کراچی ۲ اکتوبر۔ محکمہ تعلیمات کے ڈائرکٹروں کی کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ نستعلیق رسم الخط کی بجائے نسخ رسم الخط کو رواج دیا جائے۔ اردو کے ادبی حلقوں میں اس فیصلہ کو خوش آمدید کہا گیا ہے۔ ادبی حلقوں کا خیال ہے فیصلہ دور اندیشی اور سمجھ کی دلالت کرتا ہے۔ ڈاکٹر مولوی عبدالحق جنرل سیکرٹری پاکستان انجمن ترقی اردو نے اسٹار کے نامہ نگار کو ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ کمیٹی کی سفارش دانشمندانہ ہے۔ یہ فیصلہ بہت پہلے کر لیا جانا چاہئے تھا۔ حکومت کو نسخ رسم الخط کی ترویج میں پیش پیش رہنا چاہئے کیونکہ حکومت کی مدد کے بغیر اردو میں طباعت کا کام دوسری زبانوں کی نسبت بہت پیچھے رہ جائے گا۔ یہ بات بہت ہی تعجب خیز ہے کہ ہماری حکومت نے حال ہی میں لاکھوں روپے کی ٹائپ مشینیں خریدیں۔ لیکن اس نے اردو کی ٹائپ مشینوں کی طرف قطعی کوئی دھیان نہیں دیا۔ (اسٹار)

جرمن اشتراکی روسی علاقے سے بھاگ رہے ہیں

برلن ۴ اکتوبر :۔ روس کے مقبوضہ جرمن علاقے میں "ٹیٹوازم" کے حامی لوگوں کا قلع قمع کرنے کے لئے اقدامات کئے جانے والے ہیں۔ اس خوف کے پیش نظر درجنوں جرمن اشتراکی مغربی جرمنی کے علاقوں کی طرف راہ فرار اختیار کر رہے ہیں یگوسلاویہ میں بین الاقوامی قسم کے اشتراکیوں کو ماؤف کیا گیا تھا اور ان کی ہر جگہ تلاش کی گئی تھی۔ لیکن مشرقی جرمنی میں بین الاقوامی گروہ کے اشتراکی قابل اعتبار اور وفادار جرمن اشتراکیوں کو حکومت کے اہم فرائض سے سبکدوش کر رہے ہیں۔

وہاں اسپین۔ کی بین الاقوامی جماعت میں خدمات حفاظت اور ترقی کے لئے زیادہ اہم ہیں۔ ہٹلر کے خلاف خفیہ خدمات زیادہ قابل اعتماد نہیں سمجھی جاتیں مشرقی جرمنی میں بہت سے پولیس کے وہ افسران ہیں۔ جنہوں نے بین الاقوامی اشتراکی جماعت میں نمایاں حصہ لیا ہے۔ روسی پولیس ہر ایک قسم کے مشتبہ لوگوں سے مشرقی جرمنی کو پاک کرنا چاہتی ہے۔ پولیس کو یہ شبہ ہے کہ جرمن اشتراکی ممکن ہے جب روس کا دوسری قوموں کے ساتھ تصادم ہو تو باغی ثابت ہوں۔

اس دوران میں برلن کی شہری کونسل کے لئے آئندہ ماہ میں کافی کشمکش ہوگی لوگ مغربی طاقتوں کے حلوے مانڈے کو ترجیح دیتے ہیں یا روس کے گرم کمروں کو موسم سرما میں مغربی اتحادی برلن کے لوگوں کی خوراک میں اضافہ کر سکتے ہیں لیکن روسی حکام برلن کے رہنے والوں کو اپنی طرف راغب کرنے کے لئے روسی ہیڈ کوارٹ کو کوئلہ مہیا کریں گے۔

فلم اسٹار نے اشتراکیوں کی پٹائی خوب کر دی

روم ۔ ۴ اکتوبر بولوگنا میں اشتراکیوں کا بہت بڑا جلوس ہڑتال کی صورت میں جا رہا تھا۔ ایک فلم ایکٹر ڈگلس فیربنک جونیئر ہوٹل میں کھانا کھا رہا تھا۔ اس کو دیکھنے کے لئے لوگ پڑے سے تتر بتر ہو گئے

اشتراکیوں کی مرکزی کمیٹی کے لیڈروں نے اس بات کی شکایت کی ہے کہ ان دھاکو لوگوں کو صحیح معنوں میں اشتراکی نہیں کہا جا سکتا۔ (اسٹار)

اقوام متحدہ حیدر آباد کے مسئلے پر آئندہ ہفتے بحث کریگی

پیرس ۔ ۴ اکتوبر :۔ حیدر آباد وفد کے ایک ترجمان نے کہا کہ ابھی تک ہمیں یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ سلامتی کونسل ہندوستان اور حیدر آباد کے مسئلے پر کب بحث کرے گی

آپ نے کہا، ظاہر ہے کہ پیرس کا مسئلہ آج دنیا کا اہم ترین مسئلہ ہے۔ لیکن ہمیں امید ہے کہ امریکن ہمارے مسئلہ کو اگلے ہفتہ سلامتی کونسل کے ایجنڈے میں شامل کریں گے۔ (اس ماہ سلامتی کونسل کا صدر امریکی مندوب ہے)

اس دوران میں نواب معین نواز جنگ ایک خاص کام کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز لندن روانہ ہو گئے ہیں۔ لیکن وہ سوموار کے دن واپس پیرس آ جائیں گے۔ یہاں ایک اطلاع میں کہا گیا ہے۔ کہ نواب معین نواز جنگ کے پاس حیدر آباد کے دفتر خارجہ سے ایک تار موصول ہوا ہے جس میں ان سے واپس آنے کی درخواست کی گئی ہے۔ نواب صاحب نے یہ جواب دیا ہے کہ چونکہ مسئلہ سلامتی کونسل کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے وہ محسوس کرتے ہیں کہ جب تک مسئلے کا تصفیہ نہ ہو جائے ان کا فرض ہے کہ وہ یہاں مقیم رہیں حیدر آبادی حلقے نے اس قسم کی خط و کتابت کے علم سے بالکل ناواقفیت کا اظہار کیا ہے (اسٹار)

وادیٔ کشمیر کے مسلمانوں کو شیخ عبد اللہ کی دھمکی

تراڑکھل ۴ اکتوبر۔ آزاد کشمیر ریڈیو نے نہایت موثق ذرائع سے یہ خبر شائع کی ہے۔ کہ شیخ عبد اللہ نے وادیٔ کشمیر کے مسلمانوں کو یہ دھمکی دی ہے کہ اگر وہ تحریک آزاد کشمیر اور پاکستان کی حمایت سے دستکش نہ ہوئے تو ریاست کا نظم و نسق ہندوستانی فوج کے حوالہ کر دیا جائیگا شیخ عبد اللہ نے چند دن ہوئے سرینگر کے مسلمان معززین کو متنبہ کیا کہ جب ہندوستانی فوج کو ریاست کے نظم و نسق کے سیاہ و سفید کا مالک بنا دیا گیا تو ان کا حشر بھی وہی ہو گا جو جموں کے مسلمانوں کا ہوا تھا۔ شیخ عبد اللہ کو یہ تنبیہہ کرنے کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی۔ کہ وادیٔ کشمیر کے مسلم عوام نے اب ریاست میں آزادی کی تیاری اور پاکستان سے الحاق کی حمایت شروع کر دی ہے۔ وہ ریاست سے ہندوستانی فوجوں کے ہٹائے جانے اور شیخ عبد اللہ کی حکومت کی برطرفی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ریاست میں اشیائے ضرورت کی شدید کمی واقع ہو گئی ہے۔ سخت جاڑے کا موسم سر پر ہے۔ شیخ عبد اللہ نے ان تمام اشخاص کی گرفتاریوں کے احکام صادر کر دیئے ہیں جنہوں نے قائد اعظم کی وفات پر گولگام میں ماتمی جلوس نکالے اور انعقاد جلسہ میں سرگرم حصہ لیا تھا۔

انڈونیشین فوج نے اشتراکیوں کے دار الحکومت پر قبضہ کر لیا

بٹاویہ ۴ اکتوبر۔ اگرچہ انڈونیشیا کی فوجوں نے اشتراکی باغیوں کے دار الخلافہ پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے تاہم یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اشتراکیوں کے خلاف انڈونیشیا کی مہم کے اختتام میں ابھی کافی دیر لگے گی۔ مدیون پر انڈونیشیا کی فوجوں نے ایک مختصر سی جنگ کے بعد قبضہ کر لیا ہے۔ اس جنگ سے بعض مبصرین یہ خیال کرتے ہیں کہ انڈونیشیا نے اشتراکیوں کو ختم کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے

دو اہم شہروں پر ابھی تک اشتراکیوں کا قبضہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اشتراکی لیڈر لوریو فرار ہو گئے ہیں۔ تاہم یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کیونکہ زبردستی ان کی گرفت بڑھانے کی اسکیم ناکام ثابت ہوئی۔ اسلئے اب اشتراکی گوریلا جنگ لڑیں گے۔ یہ ملک گوریلا جنگ کے لئے بہت ہی موزوں ہے۔ بعض فوجوں نے خاص طور پر گوریلا جنگ کی تربیت حاصل کر رکھی ہے اور وہ اشتراکیوں کے ساتھ مل گئی ہے۔ اشتراکیوں کی حامی ایک ہی قسم کی تربیت یافتہ گوریلا فوجوں کی کاروائی سے انڈونیشیا کی حکومت کو بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا اور بہت طویل عرصے کے لئے شدید جنگ جاری رہے گی۔

سمبرانگ کے علاقے میں جہاں سے ولندیزی فوجوں کو خالی کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ وہاں اب پھر ولندیزی فوجوں کی آمد کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ اس وجہ سے خوف کیا جا رہا ہے۔ کہ ریپبلکن حکومت کی مشکلات میں اور بھی اضافہ ہو جائے گا۔ ولندیزی فوجوں کی نقل و حرکت کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ یہ محض حفاظت کے پیش نظر کی جا رہی ہیں۔

بین الاقوامی پناہ گزین جماعت کے افسر کی قاہرہ میں آمد

قاہرہ ۴ اکتوبر بین الاقوامی پناہ گزین جماعت کے افسر اعلیٰ سر ریفل سیلینٹو عنقریب بیروت سے یہاں تشریف لانے والے ہیں۔ انہوں نے عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عزام پاشا سے منگل کے دن ملاقات کا وقت مانگا ہے اس ملاقات کے بعد وہ پیرس روانہ ہوں گے اور اقوام متحدہ کے سامنے اپنی رپورٹ پیش کریں گے۔ (اسٹار)

اخلاقی اسلحہ بندی کی بین الاقوامی اسمبلی میں سر محمد ظفر اللہ کا خیر مقدم

"انٹرلیکن ۴ اکتوبر۔ پاکستان کے وزیر خارجہ اور اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد کے لیڈر سر محمد ظفر اللہ کو اخلاقی اسلحہ بندی کی بین الاقوامی اسمبلی کا رکن بنایا گیا ہے مکمل بین الاقوامی اسمبلی کی طرف سے ان کے خیر مقدم کے وقت ایک خاص ترانہ گایا گیا اور تمام حاضرین نے ایستادہ ہو کر انہیں مرحبا و خوش آمدید کہا

آج حفاظتی کونسل میں برلن کے مسئلہ پر غور و خوض ہو گا

پیرس ۴ اکتوبر کل حفاظتی کونسل میں برلن کے مسئلہ پر غور و خوض ہو گا۔ تمام سرکاری حلقوں کی رائے یہ ہے کہ حفاظتی کونسل کی تاریخ میں یہ سب سے اہم اجلاس ہو گا۔ مغربی ممالک کے نمائندے روسی روش کو سخت غیر تسلی بخش قرار دے رہے ہیں۔

بیت المقدس کے فوجی گورنر کی تقریر

بیت المقدس ۴ اکتوبر :۔ بیت المقدس کے نئے فوجی گورنر کرنل عبد اللہ التلال نے بیت المقدس کے باشندوں کے نام ایک پیغام میں کہا ہے۔ میں تمہارا فوجی گورنر ہو کر واپس آیا ہوں۔ لیکن میں خدا کے احکام کی پابندی کروں گا۔ میں تمہارے سامنے گورنر کی حیثیت سے گورنر کی زبان میں تقریر نہیں کر رہا۔ بلکہ تمہارے دوست کی حیثیت سے تم سے مخاطب ہوں۔ میں تمہارے زخموں سے واقف ہوں ان کے اندمال کی کوشش کروں گا۔

مجھے یقین ہے کہ تم فلسطین کی از سر نو تعمیر کرنے کے لئے کافی مضبوط ہو اور ہم تمہاری مدد کریں گے کہ تم دشمن کی کھوپڑیوں پر نئے فلسطین کی بنیاد رکھو" (اسٹار)